مُرقع قادیانی پر تشحیذالاذہان کا ریویو

قادیاں سے ایک رسالہ تشحیذ الاذہان ماہوار نکلتا ہے جسکا اڈیٹر مرزا صاحب قادیانی کا بیٹا ہے مضمون تو وہی والد کی کاسہ لیسی ہوتی ہے پس ناظرین اندازہ کرسکتے ہیں کہ ایسے رسالہ میں مرقع کے لئے کیسی عمدہ رائے نکلی ہوگی بہرحال وہ خود ملاحظہ فرمالیں:-

"مرقع قادیانی پر ایک نظر

جو لوگ انبیاء علیہم السلام پر اعتراضات کرنے کے عادی ہوتے ہیں - اُن کو مخالفت کی ہی دُھن لگی رہتی ہے - مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے چونکہ اس میں دنیاوی فائدہ بھی بہت دیکھا ہے - اس لئے روپیہ کمانے کا یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ وہ طرح طرح سے حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں پمفلٹ اور رسالے نکالتے ہیں اور اچھی خاصی قیمت لیکر روپیہ کماتے ہیں۔ چنانچہ اُنہوں نے حال ہی میں ایک ماہواری رسالہ مرقع قادیانی کے نام سے جاری کیا ہے جو سرتاپا حضرت مسیح موعود مہدی مسعود مجدد زمان علیہ السلام کی مخالفت سے لبریز ہے - اسکا پہلا اور دوسرا نمبر آج میری نظر سے گذرا - جس کے لچر اور لایعنی مضامین کو پڑھکر اس زمانہ کے علماء کی حالت پر مجھے افسوس آتا ہے - افسوس یہ لوگ حضرت مسیح موعود پر اعتراض کرتے وقت انبیاء علیہم السلام کی عزت کی بھی پرواہ نہیں کرتے - مولوی صاحب کے جس قدر اعتراضات ہیں سب ہی ایسے ہیں کہ وہ کفار عرب کیطرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو چکے ہیں - افسوس ہے کہ اس رسالہ میں کوئی بھی معقول بات نہیں عیب کردن راہنری باید"

احمد کی پیشگوئی طاعون کے متعلق

اس عنوان سے ایک مضمون قادیانی رسالہ ریویو میں نکلا ہے جس کے اخیر میں راقم کا نام نامہ نگار لکھا ہے - مگر طرز تحریر بتلا رہا ہے کہ اصل راقم خود بدولت مرزا صاحب ہی ہیں - اس مضمون میں سابقہ تمام مضامین سے بڑھکر ابلہ فریبی کی گئی ہے - پہلے

قرآن مجید سے طاعون کا ثبوت دیا ہے پھر احادیث سے پھر اپنی پیشگوئیوں سے قرآن مجید اور احادیث شریف میں اگر اس طاعون کی پیشگوئی ہوتی تو ہمیں کیوں انکار ہوتا۔ مگر انصاف سے دیکھا جائے تو مرزا صاحب قرآن مجید کو اپنے اوہام کے تابع کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ آپکی یہ تقریر ساری سننے کے قابل ہے اس لئے پوری نقل کیجاتی ہے:-

"**طاعون کی پیشگوئی قرآن مجید میں** بغیر کسی لمبی تمہید کے میں ناظرین کے آگے قرآن مجید پیش کر کے دکھاتا ہوں کہ اس پاک کتاب میں کھلے الفاظ میں طاعون کے ظہور کی اصل وجہ بیان کی گئی ہے چنانچہ سورہ نمل میں یہ آیت ہے۔ وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ یعنی جب لوگوں پر حجت پوری ہو جائیگی تو ہم زمین سے اُن کے لئے ایک کیڑا پیدا کرینگے جو اُن کو زخمی کریگا۔ اس لئے ہوگا کہ لوگ ہمارے نشانوں پر یقین نہیں کرینگے۔ اس آیت میں تین باتیں بیان کی گئی ہیں اوّل یہ کہ لوگوں پر ایک بلا بطور سزا نازل ہونے والی ہے۔ دوم یہ کہ یہ سزا ایک ایسے کیڑے کے ذریعہ دی جائیگی جو زمین میں سے نکلیگا۔ سوم یہ کہ یہ سزا لوگوں پر اس امر کی وجہ سے واقع ہوگی کہ لوگ خدا کے نشانوں کو جھٹلائیں گے یہی پیشگوئی قرآن شریف کی ایک اور آیت میں بھی درج ہے جو حسب ذیل ہے۔ وَإِن مِّن قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا (سورہ بنی اسرائیل) یعنی کوئی ایسی بستی نہیں مگر ہم انکو قیامت کے دن سے پہلے یا تو بالکل ہلاک ہی کردینگے یا سخت عذاب اسپر وارد کرینگے۔ یہ بات کتاب میں لکھی جاچکی ہے اور اسکا فیصلہ ہوچکا ہے۔ اس آیت سے پایا جاتا ہے کہ قیامت سے پہلے دنیا پر ایک سخت عذاب نازل ہونے والا ہے جس سے کئی بستیاں تو بالکل نابود کیجائینگی اور کئی بالکل نابود تو نہیں ہونگی مگر وہ بھی عذاب آلہی کا مزہ چکھیں گی۔ یہ ضروری نہیں کہ یہ پیشگوئی کل روئے زمین کے متعلق ہو کیونکہ قرآنی محاورہ کے رو سے یہ پیشگوئی دنیا کے ایک خاص حصہ کی بستیوں کے متعلق ہو سکتی ہے۔ مگر اگر یہ کل دنیا کے متعلق بھی ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں بہرحال یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جو اس آخری زمانہ میں طاعون کے کیڑوں کے ذریعہ پوری ہو رہی ہے جو زمین سے نکلتے ہیں

اور انسانوں کو زخمی کر رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ کیڑا لوگوں کو اس لئے کاٹے گا کہ وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں کا انکار کرینگے اسکا مطلب دوسری قرآنی آیات سے واضح ہو جاتا ہے سُورہ القصص میں ہے مَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ حَتّٰى نَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيٰتِنَا وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظٰلِمُونَ یعنی ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے جبتک کہ ہم اُن میں سے ایک بستی میں جسکو دوسری بستیوں کی ماں کہا جاسکتا ہے ایک رسول مبعوث نکریں اور ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے مگر اُس صورت میں کہ اُن بستیوں کے رہنے والے ظالم ہوں اس آیت میں ہمیں بتلایا گیا ہے کہ کوئی عام عذاب الٰہی نازل نہیں ہوتا جبتک کہ پہلے ایک رسول مبعوث نہو جو لوگوں کو ڈرائے اور آسمانی نشان دکھلائے اور جب دنیا اُن آسمانی نشانوں کا انکار کرتی ہے اور اپنے بُرے اعمال سے باز نہیں آتی تب خدا تعالیٰ کا غضب اُترتا ہے اور ظالموں کو ہلاک کرتا ہے۔ پس صاف ثابت ہوا کہ وہ عذاب جو آخری دنوں میں دابۃ الارض کے ذریعہ ظاہر ہوگا اور جس سے ایک دنیا ہلاک ہوگی وہ عذاب نہیں آئیگا جبتک کہ عذاب کے ظہور سے پہلے ایک خدا کا رسول پیدا نہ ہو جو لوگوں کو خدا کی طرف بلائے اور آسمانی نشان دکھا دے۔ قرآن کریم کی اور آیات بھی ہیں جو اسی نتیجہ کی تائید کرتی ہیں مثلاً سُورہ بنی اسرائیل میں ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُولًا یعنی ہم عذاب نازل نہیں کرتے جبتک کہ ایک رسول کو نہ بھیج لیں۔ پھر سورہ اعراف میں ہے وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ یعنی ہم نے کبھی کسی گاؤں میں کوئی نبی نہیں بھیجا۔ مگر وہاں کے رہنے والوں کو قحط اور بیماری کے ساتھ پکڑا تا کہ لوگ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور عاجزی کریں۔ ان تمام آیات کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کبھی کوئی عام عذاب نازل نہیں کرتا جبتک کہ پہلے ایک نذیر پیدا نہ کرے۔ پس ان آیات سے یہ نتیجہ نکلا کہ وہ آخری دنوں کا عذاب جو زمین کے کیڑے کے ذریعہ سے ظاہر ہوگا وہ عذاب نہیں آئیگا جبتک کہ پہلے ایک ڈرانیوالا خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث نہ ہو۔ وہ ڈرانیوالا کون ہوگا۔ اس کا معلوم کرنا بھی دشوار نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلے کھلے الفاظ میں خبر دی کہ آخری ایام میں امت محمدیہ میں سے ایک شخص مبعوث ہوگا جس کا نام مسیح ہوگا۔ کیونکہ وہ سلسلہ محمدیہ میں

اسی طرح ہوگا جس طرح کہ اسرائیلی مسیح موسوی سلسلہ میں تہا۔ ایک طرف قرآنی آیات سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ اُس عذاب سے پہلے جو زمین کے کیڑے کے ذریعہ ظاہر ہوگا اور جس میں ایک دنیا مبتلا ہو جائیگی ضروری ہے کہ ایک رسول پیدا ہو جو لوگوں کو ڈرائے اور نشان دکھائے دوسری طرف آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری ایام میں ایک رسول پیدا ہوگا جو مسیح کہلائیگا پس دونوں باتوں کو ملانے سے ثابت ہوا کہ وہ رسول جسکا مبعوث ہونا زمین کے کیڑے کے ظاہر ہونے سے پہلے ضروری ہے وہ رسول وہی ہے جو مسیح موعود کے نام سے دنیا میں آئیگا اور آسمانی نشان دکھائیگا" (ریویو بابت اکتوبر ۱۹۰۶ء)

جواب۔ سارا زور بلکہ زُور اس مضمون کا تُکَلِّمُہُمْ کے لفظ پر ہے جسکے معنے آپنے کئے ہیں وہ دابہ زخمی کریگا" حالانکہ اس لفظ کے معنے کلام کرنے کے ہیں چنانچہ قرآن مجید میں کئی ایک مقام پر یہ لفظ آیا ہے۔ غور سے سنو! پارہ ۳ رکوع ۱۲۔ پ ۶ - ع ۵ - پ ۱۲ - رکوع ۶ - پ ۲۳ ع ۳ ان سب مقامات پر تکلم کا لفظ آیا ہے۔ یہ صیغہ مفرد مؤنث اور مخاطب فعل مضارع کا ہے یہی لفظ بصیغہ جمع فعل نہی کی صورت میں پارہ ۱۸ رکوع ۶ میں یوں آیا ہے قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ یعنی خدا مشرکوں سے کہیگا دور ہو جاؤ مجھسے مت بولو ماضی کی شکل میں پارہ ۶ رکوع اوّل میں یوں آیا ہے وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيمًا۔ ان سب مقامات میں اس لفظ کے معنے کلام کرنے یعنی بولنے کے آتے ہیں۔ یہ صیغہ باب تفعیل سے ہے یعنی تکلیم سے۔ تکلیم کے معنے ہمیشہ کلام کرنے کے آتے ہیں مگر قادیانی نبوت جیسی جدیدہ ہے اسکی لغات بھی جدیدہ ہیں کیوں نہو ؎

بنے کیونکر کہ ہے سب کام اُلٹا ✦ ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا۔

آیت کا مطلب صاف ہے کہ اَنَّ منصوب مفعول ثانی ہے تکلم کا یعنی وہ دابہ لوگوں سے یہ کلام کریگا۔ کہ لوگ اللہ تعالٰی کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔ اس دابہ کی تحقیق کا کہ اس سے کیا مراد ہے یہاں موقع نہیں صرف یہ دیکھنا اور دکہانا ہے کہ اس آیت کے مطابق اگر طاعونی کیڑے آئے ہیں تو کسی کیڑے نے کبہی یہ کلام کیا بہی؟ کیا تو کس نے سنا۔ یہ ہیں ان حضرت کے معارف قرآنی جنپر فخر کیا کرتے ہیں جنکی بابت یہ کہنا بیجا نہیں ؎ گر تو قرآن بریں نمط خوانی ✦ ببری رونق مسلمانی۔

پس سارا زور اسی آیت پر تہا جسکا پردہ اٹھا دیا گیا۔ باقی دوسری آیات میں جس عذاب کا ذکر ہے وہ ہمیشہ ہوتا ہے کہیں نہ کہیں دنیا میں وبا ہے کہیں قحط ہے کہیں زلزلہ ہے کہیں کچھ ہے کہیں کچھ۔

اس لئے ان آیات کا مضمون ہمیشہ سے اپنی تصدیق کراتا ہے۔ مگر اس سے مرزاجی کی نبوت کو کوئی تعلق نہیں۔ مرزاجی کی نبوت سے اسکو تعلق ہوتا تو مرزاجی کے سخت مخالف جن سے مخالفت نکلکر دوسرے لوگوں پر پہونچتی ہے۔ سب سے پہلے تمام کے تمام اس طاعون کی بھینٹ ہوتے۔ نہ یہ کہ مرزاجی کے راسخ مرید پہلے چلدیتے۔ جنکی تفصیل کبھی آئیگی۔ ماکنا مھلکی القریٰ والی آیت میں زمانہ ماضی کی حکایت ہے جبتک رسولوں کا آنا بند نہیں ہوا تھا۔ کیونکہ اسمیں کُنّا ماضی کا صیغہ ہے۔ یہ صیغہ حال میں جب آتا ہے کہ اس کے لئے کوئی قرینہ ہو ورنہ اصل ماضی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس دوسری آیت ما کنا معذبین والی میں بھی ماضی کا صیغہ ہے۔ پس معنے آیت کے یہ ہوئے کہ گذشتہ زمانہ میں ہم رسول بھیجنے کے بغیر عذاب نہ کرتے تھے۔ لیکن اب جو حضرت محمد مصطفےٰ صلوات اللہ علیہ وسلامہ خاتم النبیین ہوکر تشریف لائے ہیں اُنکی تعلیم بمنزلہ ارسال رسول اور نبی جدید کے قائم مقام ہے پس جبکہ کسی جدید رسول کی آمد کو آیت خاتم النبیین نے مسدود کر دیا ہے تو اب کس رسول کی تلاش کیجائے جو کوئی بعد آنحضرت کے رسول ہونیکا مدعی ہے بس یہ دعویٰ ہی اُسکے کذب کی دلیل ہے اسکے آگے راقم مضمون نے احادیث شریفہ سے طاعون کا ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی طاعون کے متعلق"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صرف یہی نہیں بتلایا کہ آخری زمانے میں ایک خدا کا رسول پیدا ہوگا۔ بلکہ آپ کے کلمات مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس رسول کے زمانہ میں طاعون نمودار ہوگی۔ جو اگر کل دنیا پر نہیں تو کم از کم ایک حصہ دنیا پر پھیل جائیگی اور یہ بھی فرمایا کہ خدا انسانوں کی دونوں میں ایک کیڑا پیدا کریگا۔ اور یہ عذاب مسیح موعود اور اس کے اتباع کی دعا کا نتیجہ ہوگا۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کو ذیل میں درج کرتا ہوں۔ اول مشکوٰۃ باب حرم المدینہ میں لکھا ہے علیٰ انقاب المدینۃ ملائکۃ لا یدخلھا الطاعون ولا الدجال یعنی مدینہ کے دروازے پر فرشتے ہیں طاعون اور دجال اس میں داخل نہیں ہوں گے۔ اس جگہ طاعون اور دجال کا ایک ہی جگہ ذکر کیا گیا ہے۔ اور اس میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وہ دونوں ایک ہی زمانے میں ہونگے۔ لیکن یہ امر ثابت شدہ ہے کہ مسیح اور دجال کا زمانہ بھی ایک ہی ہے کیونکہ دجال مسیح کے ہاتھ سے ہلاک ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ طاعون بھی مسیح کے زمانے میں ظاہر ہوگی۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دجال کی طرح طاعون بھی اگر

کل دنیا پر نہیں تو کم از کم دنیا کے ایک بڑے حصّہ پر پھیل جائیگی۔ دوم مشکوٰۃ باب العلامات بین یدی الساعۃ میں لکھا ہے۔ فیرغب نبی اللہ عیسےٰ واصحابہ فیرسل اللہ علیہم النغف فی رقابہم فیصبحون فرسیٰ کموت نفس واحدۃ ثم یھبط نبی اللہ عیسےٰ واصحابہ الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبر الا ملاءہ زھمہم ونتنہم یعنی خدا کا نبی مسیح اور اس کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع یعنی دعا کریں گے پس خدا ان لوگوں پر ایک کیڑا بھیجے گا۔ جو اُن کی گردنوں میں پیدا ہوگا۔ اور لوگ یکایک اس طرح مرجائیں گے گویا وہ سب ایک ہی آدمی تھے[1] پھر آخر مسیح اور اس کے ساتھی زمین میں جائیں گے اور ایک بالشت بھر زمین بھی نہیں پائیں گے۔ جو بدبو سے بھری ہوئی نہ ہو۔ اس حدیث میں یہ صاف طور پر بتلایا گیا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اُسکی دعا سے ایک سخت وبا پھیلے گی جو ایک دم میں لوگوں کا خاتمہ کردیا کریگی۔ یہ الفاظ کہ گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کیا جائیگا۔ صاف طور پر موجودہ طاعون کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ قرآن شریف میں جو لفظ دابہ آیا ہے اس سے مراد بھی ایک کیڑا ہی ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچ جاتا ہے کہ جس عذاب کا قرآن شریف میں ذکر کیا گیا ہے کہ آخری دنوں میں دابۃ من الارض کے ذریعہ نمودار ہوگا اور جس کے پہلے ضروری ہے کہ ایک خدا کا رسول مبعوث ہو وہ عذاب یہی ہے جو اب طاعون کی شکل میں دنیا پر نازل ہوا ہے اور قرآن شریف کا لفظ دابۃ اور احادیث کا لفظ نغف یعنی کیڑا ان سے یہی طاعون کا کیڑا مراد ہے جو لوگوں کو کاٹتا ہے۔ ایک طرف خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ آخری دنوں میں ایک عذاب نازل ہوگا جو زمینی کیڑے کے ذریعہ ظاہر ہوگا اور ضرور ہے کہ اس عذاب کے ظہور سے پہلے ایک رسول ظاہر ہو اور دوسری طرف آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آخری دنوں میں ایک خدا کا رسول مسیح کے نام پر دنیا میں ظاہر ہوگا اور اُس کے ظہور کے بعد ایک عذاب وبا کی شکل میں نازل ہوگا جس کا موجب ایک کیڑا ہوگا۔ ان دونوں پیشگوئیوں کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہی واقعہ کی خبر دیتی ہیں جو طاعون کی شکل میں ہرج پوری ہو رہی ہیں۔

[1] تو کیا سب لوگ مرگئے ہیں کوئی بھی زندہ نہیں۔ شرم کرو ابھی تو تمہاری مسیح کی گردن توڑنے کو سب زندہ ہیں (مرتب)

جواب - اس مضمون میں آپ نے دجالیت کا ثبوت کافی دیا - آپ کا یہ دعویٰ کہ "دجال اور طاعون ایک ہی زمانہ میں ہونگے" بالکل بے ثبوت ہے - حدیث شریف سے ثابت نہیں ہو سکتا - حدیث مذکور میں تو صرف اتنا ہے کہ نہ دجال مدینہ میں آئیگا نہ طاعون - لیکن یہ بات کہ یہ دونوں ایک ہی وقت میں آئینگے اسکا ذکر اس حدیث میں تو نہیں - یہی تو تم لوگوں کی دجالیت ہے کہ جو مقدمہ اعلیٰ درجہ کا نظری اور متنازع فیہ ہوتا ہے اسی کو بدیہی اور مسلم الثبوت ظاہر کرتے ہو اور یہ نہیں جانتے کہ دیکھنے والے دنیا میں ہیں خیر بہرحال چھا ہوا کہ آپنے ایک حدیث کا ٹکڑا نقل کیا ہے بہتر ہے کہ ہم بھی اسی حدیث سے آپ کے حق میں فیصلہ کرائیں آئیے ہم حدیث مذکور کے باقی الفاظ میں آپکو سنائیں - ذرہ کان لگا کر سنو!

فبينما هو كذلك اذ هبط عيسى بن مريم بشرقی دمشق عند المنارة البيضاء فيطلبه حتى يدركه بباب لد فيقتله قال فيلبث كذلك ما شاء الله قال ثم يوحی الله اليه ان حوز عبادی الی الطور فانی قد انزلت عبادا لا يدان لاحد بقتالهم قال ويبعث الله ياجوج وماجوج وهم من كل حدب ينسلون فيحاصر عيسى بن مريم واصحابه حتى يكون راس الثور لاحدهم خيرا لهم من مائة دينار لاحدكم اليوم فيرغب عيسى بن مريم الی الله واصحابه قال فيرسل الله عليهم النغف فی رقابهم فيصبحون فرسیٰ موتی كموت نفس واحدة قال ويهبط عيسى واصحابه فلا يجدون موضع شبر الا وقد ملأته زهمتهم ونتنهم ودماءهم قال فيرغب عيسى الی الله و

حضور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دجال اپنے کام میں ہوگا کہ حضرت عیسے دمشق کے مشرق منارہ بیضا کے پاس اترینگے اور دجال کو تلاش کر کے مقام لُد کے قریب اُسکو قتل کر دینگے پھر حضرت عیسے دنیا میں کچھ مدت ٹھیرے رہینگے کہ ناگاہ اُنکی طرف خدا کی طرف سے پیغام پہونچیگا - یہ کہ میرے بندوں کو کوہ طور کی طرف لیجاؤ کیونکہ میں ایک قوم کو بھیجنے والا ہوں جنکے مقابلہ کی کسی کو طاقت نہیں پس حضرت عیسیٰ اپنے تابعداروں کو کوہ طور پر لیجاوینگے پھر اللہ تعالےٰ یاجوج ماجوج کو بھیجیگا اور وہ ایک بلندی سے نیچے کو آتے ہونگے پس حضرت عیسے اور اُن کے اصحاب ایسے سخت گھیرے میں پھنس جائینگے کہ قحط کی وجہ سے ایک بیل کی سری اُنکو تمہاری نسبت سو دینار سے اچھی ہوگی پھر حضرت عیسے اور اُن کے اصحاب دعا کرینگے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کریگا جس کی وجہ سے وہ سب کے سب ایک دم میں مرجاوینگے پس یاجوج ماجوج کی بدبو اور خون وغیرہ

اصحابہ قال فیرسل اللہ علیہم طیرا کاعناق البخت فتحملہم فتطرحھم بالمہبل الحدیث (ترمذی۔ باب فتنۃ الدجال)	سے جیپہ بھر زمین بھی خالی نہوگی پس حضرت عیسے اور اُنکے اصحاب خدا تعالیٰ سے دعا کرینگے تو اللہ تعالیٰ ایک جانور اونٹنی کی گردن جیسا بھیجدیگا تو وہ اُن یاجوج

کو اُٹھا کر کہیں خندق میں ڈالدینگے"

یہ ہے مختصر مطلب اس حدیث کا اس میں غور طلب باتیں چھ ہیں (۱) اوّل یہ کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی یاجوج ماجوج سے ملاقات ہوگی (۲) دوسرے یہ کہ حضرت مسیح موعود اپنے اتباع کو حکم خداوندی سے کوہ طور پر لیجا دینگے۔(۳) تیسرے حضرت مسیح موعود کو دجّال کو لُد کے دروازہ کے پاس قتل کرینگے (لُد علاقہ شام میں ایک قصبہ ہے) (۴) حضرت مسیح موعود کی دعا سے تمام یاجوج ماجوج ایک دم میں مر جائینگے (۵) یہ کہ یاجوج ماجوج کو جانور اُٹھا کر کہیں خندقوں میں ڈالدینگے (۶) یہ کہ دجّال کو حضرت مسیح قتل کر چکیں گے تو بعد مدت مدید یاجوج ماجوج آوینگے۔اب ہم ان سب باتوں کی تحقیق کرتے ہیں کہ کیا یہ سب باتیں مرزا صاحب کے ساتھ پوری ہوئی ہیں۔

اِن سب باتوں کی تحقیق ایک ہی بات سے ہوسکتی ہے کہ یاجوج ماجوج اور دجال انگریز اور روسی لوگ ہیں چنانچہ آپ حمامۃ البشریٰ میں لکھتے ہیں فان یاجوج وماجوج ھم النصاریٰ من الروس و الاقوام البرطانیۃ (حاشیہ صفحہ ۲۱) یعنی یاجوج ماجوج انگریز اور رُوسی ہیں پھر اُسی کتاب کے صفحہ پر انہی یاجوج ماجوج کی بابت لکھا ہے ھی الفئۃ التی سمیت فی الاحادیث دجالا یعنی یاجوج ماجوج ہی دجال ہیں (بہت خوب)

آپ مطلع بالکل صاف ہے کہ اس مسیح موعود کے زمانہ میں نہ دجّال قتل ہوا نہ یاجوج ماجوج مرے نہ یاجوج ماجوج کے خوف سے مسیح موعود کوہ طور پر گئے بلکہ خود یاجوج ماجوج کے ہاتھ رعایا بنے اور اس رعایا بننے کو فخر سمجھتے ہیں بلکہ رسالہ ضرورت امام کے صفحہ ۳۳ پر اپنے دام افتادوں کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولوالامر میں داخل کرو اور دل کی سچائی سے اُنکے مطیع رہو"

کیا مزے کی بات ہے کہ جس قوم نے مسیح موعود کے ہاتھ سے قتل اور ہلاک ہونا تھا مسیح موعود خود ہی اسکے پنجہ میں ہنس رہا ہے ایسا پھنسا ہے کہ ہارون رشید کے نبی کی طرح اُس پھندے سے نکلنا ہی نہیں چاہتا

لطیفہ۔ روایت ہے کہ ہارون رشید کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ علماء

نے تو اسکو سزا کا فتوے دیا مگر جب ہارون رشید کے سامنے آیا تو ہارون رشید کی ذکی طبیعت نے اسکا اندازہ کرلیا۔ حکم دیا کہ اسکو سزا دینے کی بجائے سرکاری باورچی خانہ میں رہنے دو جو چاہے کھائے اسی طرح جب مدت مدید گذری تو ہارون رشید نے اسکو بلا کر پوچھا کہو جی اب بھی کوئی الہام ہوتا ہے یا نہیں۔ مصنوعی نبی نے کہا ہاں اب تو یہی الہام ہوتا ہے کہ باورچی خانہ سے باہر نہ جانا۔ اسی میں بھلا ہے۔ یہی حال مرزا جی کا ہے کہ جس حدیث کو ملیش کیا ہے اسی کے مطابق یہ ثابت ہوتا ہے کہ یاجوج ماجوج اور دجال مسیح کے ذریعہ سے ہلاک ہونگے مگر ہائے یہ کیسا مسیح ہے۔ کہ آرام طلبی میں دجالوں کے قبضے میں خود ہی پھنس گیا ہے آہ آرام طلبی تیرا ستیاناس ہو ؎

اس کشمکش دام سے کیا کام تھا مجھے　　　لے الفت چمن تیرا خانہ خراب ہو

(باقی آئندہ)

گلدستہ قادیانی

مرزا صاحب کو بروز جمعرات ۳۰ رمضان کو الہام ہوا کہ آج عید ہے چاہو تو چاہو نہ مانو چنانچہ بعض راسخ الاعتقاد مریدوں نے اس روز روزہ بھی چھوڑ دیا مگر افسوس کہ باوجود الہام ہونے کے عید نہ کی عید جمعہ ہی کو کی شائد مرزا صاحب سے سنا ہوگا کہ مصر میں روزہ منگل کے دن ہوا تھا اس حساب سے مصر میں یقیناً جمعرات کی عید ہوگی۔ اسی لئے آپ کو بھی الہام ہوگیا۔

مرزا صاحب کو الہام ہوا تھا کہ ہمارے عزیزوں میں سے بعض کی موت قریب ہے (بدر ۱۰ نومبر) گو یہ الہام اپنی گولائی کی وجہ سے کمال کو پہونچا ہوا تھا لیکن ڈاکٹر کرم الٰہی مرزائی متعینہ امرتسر کا شش سالہ پوتہ سکول کی چھت سے گر کر مر گیا۔ ہم ڈاکٹر صاحب کو اس قربانی پر مبارک باد دیتے ہیں کہ شائد اسکی وجہ سے مرزا جی کا گول مول الہام چسپاں ہوجائے۔

مرزا صاحب کو الہام ہوا آپکے لڑکا پیدا ہوا ہے جسکی آپ تفسیر یا تحریف کرتے ہیں کہ آئندہ کسی وقت لڑکا پیدا ہوگا (بدر ۳۱ اکتوبر سنہ ۰۶ء) حرم محترم باردار ہونگی۔

مرزا صاحب کو الہام ہوا "حنیف مسیح" (بدر ۱۰ اکتوبر سنہ ۰۶ء) کیسا گول الہام ہے معلوم نہیں مبتدا ہے یا خبر۔